

## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

### خلاصہ خطبہ جمعہ 2 ستمبر 2022ء بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

تشہد و تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں جنگوں کا ذکر چل رہا ہے۔ آپ کے زمانہ میں جو آخری جنگ ہوئی وہ دمشق کی

فتح کی جنگ تھی۔ دمشق ایک قدیم شہر تھا اور تجارت کے لحاظ سے بہت اہمیت کا حامل تھا۔ اس وقت یہ عیسائیوں کی حکومت میں

تھا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اپنی فوج کے ساتھ دمشق کا پہلی بار محاصرہ کیا۔ یہ محاصرہ ۲۰ دن جاری رہا۔

قلعہ میں قید ہو جانے کی وجہ سے اہل دمشق بہت تنگ تھے۔ اسی دوران مسلمانوں کو خبر ہوئی کہ رومی بادشاہ نے ایک بڑی فوج

مسلمانوں کے خلاف اکٹھی کی ہے۔ حضرت خالد بن ولید کی یہ رائے تھی کہ ہمیں اس محاصرہ کو ترک کر کے بادشاہ کی فوج سے

پہلے نمٹنا چاہئے اور پھر دوبارہ دمشق کی طرف آجائیں گے۔ حضرت ابو عبیدہ کی رائے مختلف تھی کہ اگر دمشق کا محاصرہ ختم کر دیا

تو یہاں کے لوگوں کو بہت ساسامان اکٹھا کرنے کا موقع مل جائیگا۔ حضرت خالد بن ولید نے آپ کی رائے سے اتفاق کیا اور

محاصرہ جاری رکھا۔ اسی محاصرہ کے دوران بادشاہ کا لشکر دمشق والوں کی مدد کیلئے یہاں آ پہنچا۔ حضرت خالد بن ولید نے حضرت ا

بو عبیدہ سے کہا کہ میں تمام فوج کو بادشاہ کے لشکر سے جنگ کیلئے لیکر جانا چاہتا ہوں۔ آپ کی کیا رائے ہے۔ حضرت ابو عبیدہ نے

فرمایا کہ یہ مناسب نہیں ہے۔ کیونکہ اگر ہم نے محاصرہ چھوڑ دیا تو ایک طرف لشکر ہو گا اور دوسری طرف سے اہل دمشق والے

ہم سے جنگ کیلئے باہر آجائیں گے۔

چنانچہ حضرت خالد بن ولید نے حضرت ابو عبیدہ کے مشورہ کے مطابق ۵۰۰ لوگوں کا لشکر تیار کیا اور رومی فوج کے مقابلہ کیلئے بھیجا۔ اس لشکر کے لیڈر حضرت ضرار تھے۔ رومیوں کا لشکر بہت بڑا تھا۔ بعض مسلمانوں نے حضرت ضرار کو مشورہ دیا کہ ہمیں واپس جا کر مزید لوگوں کے ساتھ مل کر واپس مقابلہ کیلئے آنا چاہئے۔ حضرت ضرار نے فرمایا کہ دشمن کی کثرت سے مت گھبراؤ۔ اللہ نے بہت مرتبہ قلیل جماعت کو کثیر پر غلبہ دیا ہے۔ وہ اب بھی ہماری مدد کریگا۔ واپس جانا تو جہاد سے فرار ہے جو اللہ کو پسند نہیں۔ چنانچہ مسلمانوں نے تمام مل کر رومیوں پر حملہ کیا۔ جنگ کے دوران حضرت ضرار گرفتار ہو گئے۔ حضرت ضرار کی گرفتاری کے بعد حضرت خالد بن ولید ایک لشکر کے ساتھ مقابلہ کیلئے آئے۔ اس دوران آپ نے دیکھا کہ ایک مسلمان جنگجو نے اکیلے رومیوں پر حملہ کر کے بہت سے فوجیوں کو مارا گیا۔ اس جنگجو کا چہرہ نظر نہ آتا تھا۔ حضرت خالد آپ کی مدد کیلئے آگے بڑھے اور حفاظت سے وہ جنگجو مسلمانوں کے لشکر میں آ گیا۔ حضرت خالد کے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ میں حضرت ضرار کی بہن خولہ ہوں۔ بالآخر حضرت خالد کے بھرپور حملہ سے رومیوں کی فوج کو شکست ہوئی۔ آپ کو علم ہوا کہ حضرت ضرار کو قید کر کے بادشاہ کی طرف حمص بھیجا جا رہا ہے۔ آپ نے حضرت رافع کے ساتھ ۱۰۰ لوگوں کو حضرت ضرار کی رہائی کیلئے بھیجا۔ اس لشکر میں حضرت خولہ بھی شامل تھیں۔ یہاں کی فتح کے بعد مشورہ کے بعد مسلمانوں نے فیصلہ کیا کہ اجندین میں رومی بادشاہ کی فوج کے خلاف جنگ کیلئے جائیں گے اور دمشق کا محاصرہ فی الحال ترک کیا جائیگا۔ اجندین میں فتح کے بعد حضرت خالد بن ولید نے فوج کے ساتھ دوبارہ دمشق کا محاصرہ کیا۔ جب دمشق والوں کو یقین ہو گیا کہ ان کو مزید کوئی امداد نہ آئیگی تو وہ صلح پر راضی ہو گئے اور اپنے دروازے مسلمان فوج کیلئے کھول دئے۔ دمشق کی فتح کا آغاز حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دور میں ہوا تھا۔

البتہ جب تک اس کی فتح کی خبر مدینہ بھیجی گئی تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی وفات ہو چکی تھی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ

مسلمانوں کے خلیفہ تھے۔ آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے بعض مروجین کا ذکر خیر فرمایا۔

### خطبہ ثانیہ

الْحَمْدُ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنُؤْمِنُ بِهِ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ  
أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضِلَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ \* وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ  
لَهُ \* وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ \* عِبَادَ اللَّهِ رَحِمَكُمُ اللَّهُ \* إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي  
الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ \* اذْكُرُوا اللَّهَ يَذْكُرْكُمْ وَادْعُوهُ يُسْتَجِبْ  
لَكُمْ وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ \*